بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے کا نام "جنید" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا بچے کا نام جنید رکھ سکتے ہیں اور اس کا معنی کیا ہے؟

جواب

لفظ "جنید" عربی لفظ "جُنْدٌ" کی تصغیر ہے اور "جُنْدٌ" کا معنی ہے "لشکر"۔ اس اعتبار سے جنید کا معنی ہوگا "چھوٹا لشکر"۔ لہذا بچے کا نام "جنید" رکھ سکتے ہیں بلکہ یہ نام رکھنا مستحب ہے کیونکہ جنید نام صحابی کا بھی ہے (حضرت جنید بن سمیع مزنی رضی اللہ عنہ)۔ اس نام کے تابعی بھی ہیں (حضرت جنید بن علاء رضی اللہ عنہ) اور یہ نام صوفیائے کرام کے شیخ یعنی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے اور احادیث طیبات میں ہمیں اچھے اور نیک لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، لہذا یہ نام بابرکت ہے اور اس میں امید ہے کہ نیک لوگوں کی برکتیں بچے کے شامل حال ہوں گی۔

البتہ! بچوں کے نام رکھنے میں زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ لڑکے کا نام اولاصرف "محمد" یا پھر "احمد" رکھا جائے تاکہ یہ نام رکھنے کی جو فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہے وہ بھی حاصل ہوجائے، اور پھر پکارنے کے لیے جنید نام رکھ لیا جائے۔

تاج العروس میں ہے: "جنيد، مصغر جند" یعنی جنید، جند کی تصغیر ہے۔ (تاج العروس من جواہر القاموس، جلد 9، صفحہ 396، المجلس الوطنی للثقافۃ، الکویت)

لفظ "جُنْدٌ" کا معنی المنجد میں یہ مذکور ہے: "الجُنْد: لشکر"۔ (المنجد، ص 170، مطبوعہ، لاہور)

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ میں ہے: "جنيد بن سميع المزني، ذكره العقيلي في الصحابة" ترجمہ: جنید بن سمیع مزنی، ان کا ذکر عقیلی نے صحابہ کرام میں کیا ہے۔ (الاِصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 37، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

میزان الاعتدال میں ہے: "جنيد بن العلاء. تابعي. قال أبو حاتم: صالح الحديث" ترجمہ: جنید بن علاء۔ تابعی ہیں۔ ابو حاتم نے فرمایا: یہ صالح الحدیث (یعنی روایت لینے کے معاملے میں قابل اعتماد) ہیں۔ (میزان الاعتدال، جلد 1، صفحہ 425، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت)

سیر اعلام النبلاء میں ہے: "الجنيد: ابن محمد بن الجنيد النهاوندي ثم البغدادي القواريري، والده الخزاز. هو شيخ الصوفية" ترجمہ: جنید بن محمد بن جنید نہاوندی، بغدادی، قواریری، ان کے والد خزاز ہیں۔ یہ صوفیا کے شیخ ہیں۔ "(سیر أعلام النبلاء، جلد 11، صفحہ 43، دارالحدیث، القاہرۃ، مصر)

احادیث میں اچھے لوگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، مسند الفردوس میں حدیث پاک ہے: "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اپنے اچھے لوگوں کے ناموں پر نام رکھو۔ (مسند الفردوس، جلد2، صفحہ58، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دس بیٹوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "فعلت ذلك تبركا بهم "ترجمہ: میں نے ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا ہے۔ (النجم الوھاج فی شرح المنھاج، جلد9، صفحہ530، دار المنہاج، جدۃ)

صدرالشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ **انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے**، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حدیث سے ثابت کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

محمد نام رکھنے سے متعلق کنز العمال میں روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج 16، ص422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے ان کے ساتھ "جان" وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5458

تاریخ اجراء: 17 ربیع الآخر 1448ھ/29 ستمبر 2026ء